ضمیر کی آواز



ضمیر کی آواز

فرقہ واریت کے خلاف

فردین احمد خان رضوی

النجم اسلامک میڈیا

Hijri date : Shawwal 1441
Gregorian date : June 2020
Book name : Zameer ki Awaz
Author: Fardeen Ahmad Khan Razvi
Publisher : An Najm Islamic Media (India)

-------------------Details--

An Najm Islamic Media is working tirelessly day in and day out to spread the true and blessed teachings of Imam Ahmad Rida Khan Qadri Barelvi (Allah is pleased with him). Which are ultimately the teachings of the Qur'an and the Beloved Prophet (may Allah bless him and grant him peace). We provide people with Islamic literature and tell to abstain from what can harm them.

An Najm Islamic Media is active on
* Facebook * Instagram *Youtube *archive.org
Reach out to us to know more :-
Feel free to call us on :

8527632019 & ***9837777689***

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں،

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

اقبال

تقریظ جلیل

از: مولانا محمد جاوید مرکزی صاحب قبلہ (بریلی شریف)

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله الکریم.

اما بعد !اللہ رب العلمین قرآن میں ارشاد فرماتا ہے **والفتنة اشد من القتل** "فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے" ایک طویل زمانہ سے فتنہ کرنے والوں نے قوم و ملت کو بانٹنے کا کام کیا اور آج بھی لگاتار کر رہے ہیں - اگر آپ کتابوں کا مطالعہ کریں تو پائیں گے کہ کتنے فتنے اٹھے اور بعد میں ان کا نام و نشان مٹ گیا صرف کتابوں میں ان کے عقائد و نظریات لکھے مل جائیں گے مگر ان عقائد کے پیروکار دنیا سے معدوم ہو گئے - اور اسی طرح نئے عقائد و نظریات پیش کرنے والے ائے دن سامنے اتے رہتے ہیں اور اپنا ایک گروہ تیار کرکے چلے جاتے ہیں مگر لائق افسوس وہ لوگ ہیں جو اس میں الجھ کر اپنی آخرت کو برباد کر لیتے ہیں - اور ان کے ماننے والے لوگ ان علمائے حق پر لعن طعن کرتے ہیں جو بروقت ملت کو ان فتنوں سے خبردار کرتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہر مسلمان دیکھے کہ اصل میں فتنہ پھیلایا کس نے ہے اور ملت کے شیرازے کو بکھیر کون رہا ہے - اور جس نے یہ فساد مچایا اس کو اپنے سے دور کردے تاکہ فتنے میں پڑنے سے بچ جائے۔زیر نظر رسالہ میں اس بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھایا گیا ہے کہ فتنہ، اصلی چہرا دکھانے والے نہی بلکہ نیا چہرا بنانے والے ہیں - ہمیں ان سے بچنے کی ضرورت ہے جو اصلی فتنہ انگیز ہے - اللہ **فردین احمد خان** سلمہ کی کوشش کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے آمین

(مولانا) محمد جاوید مرکزی (صاحب قبلہ)

الحمد لله رب العالمين و الصلوة و السلام على سيدنا وحبيبنا ونبينا و قرة أعيننا و عافية ابدانننا و جلاء روحنا سيدنا و سيد الكونين محمد الرسول الله أرواحنا فداه صلى الله عليه و آله وصحبه و على كل من هو محبوب و مرضي لديه أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

صدق الله العظيم

أيها الأخوة! اے میرے پیارے مسلمان بھائیوں، آج میں تمہارے ضمیر سے انصاف کی گہار لگاتا ہوں، خدارا آج اس مسئلے کا منصفانہ طریقے سے فیصلہ کرو، غیر جانبدار ہوکر، خود اپنی عقل کو بروئے کار لا کر، بغیر کسی طرفداری کے، یہ معاملہ تمہارے اور میرے دین کا ہے - آج کیا حال ہو گیا ہے اُمت کا، بھائی بھائی سے لڑ رہا ہے، باپ بیٹے سے، بہن بہن کا منہ نہیں دیکھنا چاہتی، ماں نے بچوں سے قطع تعلق کر رکھا ہے، رشتے داروں میں تفرقہ پڑ گیا ہے، لوگ اپنوں کے یہاں کھانا پینا پسند نہیں کرتے، ان کی شادی بیاہ میں شریک ہونا نہیں چاہتے، اُمت کا شیرازہ بکھر چکا ہے، یا اللہ ہمارے حال پر رحم فرما! اے میرے عزیزوں، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم قوم کے اُن غداروں کا پتا لگائیں جنہوں نے اسے فرقوں میں بانٹ کر دین کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے، اور اپنی اس تلاش میں ہر جانبدارانہ جذبے کو پس پشت ڈال ڈو، میری یہ تحریر کسی ایک شخص کے لئے نہیں بلکہ پوری امت کے لیے ہے - حق قبول کرنے سے پہلے یہ ہرگز نہ سوچنا کہ تم کس فرقے سے تعلق رکھتے ہو، یا تمہارے لوگ اس

بارے میں کیا کہیں گے، بلکہ حق کو کھلے دل سے قبول کرنا تاکہ کل قیامت میں تمہارا حشر اہل حق کے ساتھ ہو نہ کہ فرقہ واریت پھیلانے والوں کے ساتھ - میرا کام کسی کی کردار کشی، یا کسی کو ذاتی بغض کی بنا پر گالیاں دینا، دشنام طرازی کرنا نہیں ہے - میں تو پوری سچائی کے ساتھ آج تمہیں وہ تصویریں دکھا رہا ہوں جنہوں نے اسلام کے خلاف گندی گھناؤنی چالیں چلیں اور لوگوں کو حق سے بہکانے کی کوشش کی ہے - سب سے پہلے آؤ اپنے رب کا فرمان جانیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ: اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا)

[سورۃ آل عمران آیت 103]

اللہ اکبر! قرآن کا پیغام تو یہ ہے کہ سب ایک ہوکر رہو، آپس میں پھوٹ نہ ڈالنا، آپس میں فرقوں میں نہ بٹ جانا، ہمارا خدا ایک، ہمارا قرآن ایک، ہمارے نبی کریم ایک، ہمارا اسلام ایک، بھلا پھر ایسا کیوں ہے کہ آج کا مسلمان فرقہ واریت کو فروغ دیتا ہے؟ اس آیت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلام میں فرقے بنانا، فرقہ واریت کو فروغ دینا قرآن کے خلاف ہے - اتنی بات ذہن نشین کر لینے کے بعد اب چشمِ عبرت سے ہمارے پیارے نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی سنو:

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة، وافترقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة، وستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة، قيل: من هي يا رسول الله؟ قال: من كان على مثل ما أنا عليه وأصحابي.

وفي بعض الروايات: هي الجماعة. رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم.

صادق و امین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی اکہتّر (71) فرقوں میں بٹ گئے، اور نصرانی (عیسائی) بہتّر (72) فرقوں میں بٹ گئے، اور یہ اُمت تہتّر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی جس میں ایک کو چھوڑ کر سب جہنمی ہوں گے، صحابہ نے عرض کی: (جنتی فرقہ) وہ کون سا ہوگا یا رسول اللہ؟ فرمایا: "وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے" اور کچھ روایتوں میں ہے کہ "وہ ایک جماعت ہوگی" (اس حدیث کو امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، اور امام حاکم نے نقل کیا ہے اور مسلم کی شرط پر اسے صحیح قرار دیا گیا ہے) -

دیکھو قرآن میں زنا کے قریب تک نہ جانے کا حکم دیا گیا ہے (17:32)، مگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرما دی تھی کہ قرب قیامت زنا عام ہوگا(بخاری کتاب العلم حدیث 80)، اسی طرح سے قرآن کی رو سے فرقہ واریت اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا بھی منع ہے مگر یہاں بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ اُمت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اسے فرقوں میں بانٹنے کی سازش کریں گے اور یہ اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی - اس بات سے یہ قطعاً نہ سوچنا کہ فرقوں میں بٹنا اچھی بات ہے یا ہمیں اور فرقہ واریت کو فروغ دینا چاہیے، بلکہ جیسے ہم زنا سے بچتے ہیں ویسے ہی فرقہ واریت سے بھی بچنے کی ضرورت ہے - اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا یہ سب دیکھ کر ہم کیا کر سکتے ہیں، ہم کیسے امت میں فرقے بننے سے روک سکتے ہیں، تو جان لو اے عزیز کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے وہ ہوکر رہے گا، یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ کر رہے گی، مگر ہماری اور تمہاری ذمہ داری اب یہ بنتی ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کو اس فرقہ واریت کی آگ سے بچا لیں انہیں گمراہ

ہونے سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کے طریقے سے ہٹنے سے بچا لیں اس طرح ہم خود بھی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی بچا سکتے ہیں -

اب دل تھام کر، ان قوم کے غداروں کی تصویریں دیکھنے کو تیار ہو جاؤ جنہوں نے فرقہ واریت کو فروغ دیا - پہلا مجرم آپ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے،

1) **عبد اللہ ابن صبا:** یہ ایک یہودی تھا جو کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے کی کوشش کرتا تھا، اس نے لوگوں کو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضي الله عنھم کو برا کہنے پر اکسایا اور وہ خود بھی انہیں برا کہتا تھا، مگر چال یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کے دعوے کرتا تھا، خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"حدثنا عمرو بن مرزوق قال حدثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن زيد بن وهب قال قال علي: مالي ولهذا الخبيث الأسود، ثم قال: معاذ الله أن أضمر ... يعني عبد الله ابن سبأ، وكان يقع في أبي بكر وعمر"

"اس کالے خبیث یعنی عبداللہ بن سبا کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے؟اور وہ(ابن سبا) ابوبکر اور عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بُرا کہتا تھا۔(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص 580 ح 1398،وسندہ صحیح)

یہ وہ شخص تھا جسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ فرقہ واریت پھیلانے والا سب سے پہلا شخص، اسی طرح اس وقت میں دو گمراہ فرقوں نے جنم لیا، سبائی اور خارجی، سبائی: صحابہ کو برا کہنے والے اور خارجی : حضرت

علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگانے والے - یہ بات میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا بلکہ شواہد موجود ہیں، عبیداللہ بن عتبہ (بن مسعود) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"إني لست بسبائي ولا حروري"

میں نہ تو سبائی(عبداللہ بن سبا والا یعنی شیعہ) ہوں اور نہ حروری(خارجی) ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 11 ص 299، 300 ح 31227، دوسرا نسخہ ح 31761 و سندہ صحیح)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ نہ تو سبائی فرقہ بنانا صحیح تھا نہ خارجی، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو مسلمان کہہ کر گلے نہیں لگایا بلکہ اپنے سے دور کیا اور یہ پیغام بھی دیا کہ ان گمراہ لوگوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں -

فرقہ واریت کا دوسرا سرخیل آپ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے :

2) واصل ابن عطا: یہ حضرت حسن بصری رضي اللہ عنہ کے حلقۂ درس میں رہا کرتا تھا اور بعد میں اس نے ایک مسئلے پر قرآن و حدیث کی پیروی کے بجائے اپنی رائے کو ترجیح دی اور ایک دن درس میں یہ کہنے لگا کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو میں نہ تو مؤمن کہتا ہوں نہ کافر بلکہ وہ منزل بین المنزلتین میں ہے یعنی نہ کافر نہ مؤمن بلکہ ایک بیچ کی حالت میں، ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے مخالف تھا اس لیے حضرت حسن بصری رضي اللہ عنہ نے اس سے کہا : **اعتزل عنا!** ہم سے الگ ہو جا! تب سے واصل اور اس کے ساتھیوں کا نام **معتزلة** پڑ گیا اور یہ لوگ عقل کو قرآن و حدیث پر فوقیت دیتے تھے، اور جو آیت ان کی سمجھ میں آتی اسے مان لیتے اور جو نہ آتی اسے رد کر دیتے - انہوں نے ایک

اور عقیدہ گڑھا کہ معاذ اللہ! قرآن اللہ کی مخلوق ہے! اس فتنے کا رد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے جم کر کیا اور اسی کے چلتے قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں، مگر کبھی قرآن و حدیث کے خلاف حکم نہ دیا، اب ذرا سوچو میرے دوستوں، فرقہ پرست کون تھا واصل بن عطا یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی؟ حق یہ ہے کہ اصلی فرقہ پرست تو واصل اور اس کے متبعین تھے اور اصلی حق پرست امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے ان گمراہ بد دین لوگوں سے ہاتھ نہیں ملایا بلکہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور حق و صداقت کا چراغ روشن کیا -

اگلا مجرم آپ کے ضمیر کی عدالت میں حاضر ہے:

3) **<u>محمد بن عبد الوہاب نجدی:</u>** 1703 ء میں نجد میں پیدا ہوا اس کے والد اور بھائی بہت پائے کے عالم اور صاحب فضل و کمال تھے، مگر محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنے آبا و اجداد کی طرح حق پر قائم نہ رہا اور اپنی ایک خود کی تحریک شروع کی جسے وہابیت کی دعوت کے نام سے جانا گیا،

اما محمد، فهو صاحب الدعوة التي عرفت بالوهابية

"محمد بن عبد الوہاب نے جس تحریک کی دعوت دی تھی، اسے وہابیت کے نام سے جانا گیا" (شیخ علی طنطاوي جوہری مصری، محمد بن عبد الوهاب نجدی، ص 13)

اور اس کی دعوت یہ تھی کہ وہ مسلمانوں کی کو کافر و مشرک کہتا تھا اور ان کے قتل کو حلال اور ان کے مال غصب کرنا جائز کہتا تھا یہاں تک کہ تمام اسلامی ریاستوں کو وہ دار الحرب کہتا تھا، اس کے اپنے بھائی حضرت سلیمان بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے اس کا رد کیا اور اس کے خلاف کتابیں لکھی، یہاں تک کہ محمد بن عبد الوھاب نجدی نے حضرت سلیمان بن عبد الوہاب کو قتل کرنے کے لئے لوگ بھیجے، مگر

آپ بچ گئے اور مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے اور شیخِ نجدی کے خلاف بہت کتابیں اور رسائل لکھے انہیں میں سے ایک "**الصواعق الإلهية في رد على الوهابية**" ہے اس میں خود شیخ سلیمان صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ شیخ نجدی کی جو کوئی بھی پیروی نہ کرتا وہ اسے کافر کہتا تھا (الصواعق الالھیۃ ص 54)

عالم اسلام میں کثیر علما نے وہابی فرقے کا رد فرمایا جن میں سے چند نام یہ ہیں :

• **شیخ ابراہیم سمنودی منصوری** نے وہابیہ کے رد میں "سعادة الدارين في الرد على الفرقتين الوهابية و مقلدة الظاهرية" لکھی -

• **شیخ حسن شطی حنبلی دمشقی** نے کتاب "النقول الشريعة في الرد على الوهابية" لکھی -

• **شیخ عطا الکسم دمشقی** نے کتاب "الأقوال المرضية في الرد على الوهابية" لکھی -

• **علامہ شیخ خزیک عراقی** نے کتاب "المقالات الوفية في الرد على الوهابية" لکھی -

• **شیخ ابو حامد بن مرزوق** نے کتاب "التوسل بالنبي و جهلة الوهابيين" لکھی -

اسی طرح اہل سنت کے ایک بہت ہی عظیم عالم **حضرت احمد بن زینی دحلان مکّی شافعی** رحمہ اللہ تعالی نے اسی فرقۂ وہابیہ کے رد میں ایک مدلل کتاب لکھی جس کا نام

(**الدرر السنية في الرد على الوهابية**) ہے اور کہنے والوں نے اس کے بارے میں یوں کہا ہے :

الفه العالم الجليل و المفتي الشافعي بمكة المكرمة احمد بن زيني دحلان المتوفي رحمه الله تعالى بها سنة 1304 هـ [1886 م] . يشرح كيفية ظهور الوهابية في المملكة العربية

السعودية كما انه يثبت بالامثلة بطلان هذه العقيدة و العالم الجليل يحذرنا من مخاطر نشرها بين المسلمين بصرف الملايين من العملات بواسطة علماء جهلة اشترتهم بثمن بخس لتخريب الدين من الداخل

کہ اس کتاب کو عالمِ جلیل و شوافع کے مفتی مکہ مکرمہ میں رہنے والے حضرت احمد بن زینی دحلان رحمہ اللہ نے لکھا سنہ 1304ھ یعنی 1886ء میں اور اس میں بیان کیا کہ کیسے وہابی مملکتِ عربیہ پر قابض ہوئے اور حضرت نے دلائل سے یہ ثابت فرمایا کہ وہابیہ کا عقیدہ غلط ہے اور آپ نے مسلمانوں کو اسے سے بچنے کی تلقین کی اور اس بات سے آگاہ کیا کہ اس عقیدے کا فروغ ناپاک کمائی سے ہو رہا ہے اور عالم نما جاہلوں جنہیں تھوڑی سی قیمت دے کر دین میں رخنہ ڈالنے کے لئے خریدہ گیا ہے ان سے ہو رہا ہے

ایک اہم سوال : میرے دوستو بغیر کسی جانبداری کے ساتھ خود سوچو، بھلا اگر محمد بن عبد الوھاب نجدی کے افکار و نظریات کا اہل حق سے اختلاف صرف معمولی قسم کا ہوتا تو کیا ایک بھائی اپنے سگے بھائی کے خلاف اتنی کتابیں لکھتا؟ کیا اتنے علماء اس کا رد کرتے؟ عقل تو یہ کہتی ہے کہ ضرور شیخ نجدی کے افکار مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنا اور ان کے قتل و جائز کہنے جیسے قبیح ہی ہوں گے جو اس کے سگے بھائی نے اس کے خلاف قلم اٹھایا ۔

یہاں بھی ایک بار اپنے ضمیر سے یہ سوال کرو، کہ آخر فرقہ واریت جیسی گندی وبا کو پھیلانے والا کون ہے، شیخ نجدی جس نے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر ان کا قتل کیا یا حضرت سلیمان بن عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالی جنہوں نے مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت کی؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے ۔

ہندوستان میں مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والا شخص یعنی چوتھا مجرم آپ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے :

4) اسماعیل دہلوی : اسماعیل دہلوی نے محمد بن عبد الوھاب نجدی کی لکھی "کتاب التوحید" اردو میں ترجمہ کرکے "تقویۃ الایمان" کے نام سے چھاپی اور ہندوستان بھر میں اسے پھیلایا، اب اس کتاب کے بارے میں خود اسماعیل دہلوی کا اقرارِ جرم سنئیے : **میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے - مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرکِ جلی لکھ دیا گیا ہے - اِن وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی -.... (چند سطر بعد کہتے ہیں) گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے - یہ میرا خیال ہے**

[حکایاتِ اولیا مصنف اشرف علی تھانوی، حکایت نمبر 59]

حسبنا اللہ و نعم الوکیل! دیکھ رہے ہیں آپ؟ کیسے خود اپنے منہ سے اپنا جرم قبولا جا رہا ہے! اسماعیل دہلوی خود یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ یہ کتاب لوگوں میں تفریق کرنے کے لیے لکھی گئی ہے، اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ جو باتیں شرکِ خفی تھیں یعنی جن سے آدمی مشرک نہیں ہوتا انہیں بھی شرکِ جلی یعنی جن سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے لکھ دی گئیں ہیں - پھر جناب کا خیال یہ تھا کہ لوگ آپس میں لڑ بھڑ کر خود ہی صحیح ہو جائیں گے - اب ذرا یہ بھی دیکھ لیں کہ اس تقویۃ الایمان میں لکھا کیا ہے ان دل آزار عبارتوں کو پڑھنے کے لیے تیار ہو جائیں :

- **کسی بھی نبی اور ولی کو غیب کی بات کا علم نہیں** - (ص 40)

- **نبی اور ولی، اللہ کے دربار میں کسی کی بھی شفاعت نہیں کریں گے اور جو کسی نبی یا ولی کو اللہ کی جناب میں اپنا شفیع سمجھے وہ مشرک ہے** - (ص 54)

• **جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں** - (ص 70)

• **سب انبیاء اور اولیاء اللہ کے سامنے ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں** - (ص 92)

• **حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے** - (ص 100)

یہ تو چند عبارتیں تھیں، پوری کتاب اسی طرح کے جملوں سے بھری ہوئی ہے لیکن میں جانتا ہوں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے میرے بھائیوں کے کلیجے تو اتنا پڑھ کر ہی پھٹ گئے ہوں گے، کہ بھلا کوئی انبیاء و اولیاء کی بارگاہ اور خود سرورِ انبیا کی بارگاہ میں اتنا گستاخ کیسے ہو سکتا ہے؟

اسی کے ساتھ اسماعیل دہلوی کا ایک اور گستاخانہ عقیدہ یہ تھا کہ حبیبِ کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ممکن ہے اور یہ کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے، آج تک مسلمان تو اللہ کو ہر عیب سے پاک مانتے آئے ہیں اور یہ بھی ہر صدی میں مسلمانوں کا عقیدہ رہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہونا ناممکن ہے، مگر اسماعیل دہلوی کے گستاخ قلم کو ذرا بھی لگام نہ تھی - یہی وجہ ہے کہ اس وقت کے جید اور معتبر علما نے اسماعیل کا کھل کر رد کیا جن میں سب سے پہلا نام مجاہدِ جنگِ آزادی **علامہ فضلِ حق خیرابادی** کا ہے جنھوں نے "**تحقیق الفتوی**" اور "**امتناع النظیر**" جیسی معرکۃ الآراء کتابیں لکھ کر اسماعیل دہلوی کے باطل عقیدے کا رد کیا اور اس پر کفر کا حکم دیا - اسی طرح کثیر علمائے ہند نے جم کر اسماعیل اور اس کے پیروکاروں کا رد کیا مثلاً شاہ **فضلِ رسول بدایونی** رحمہ اللہ تعالی جنھوں نے "**سیف الجبار**" لکھ کر اسماعیل دہلوی کا اصلی چہرہ بے نقاب کیا اور ثابت کیا کہ در اصل اس کی دعوت محمد بن عبد الوھاب نجدی ہی کی دعوت ہے -

اے میرے بھائیوں! میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے، مگر تم خود بتاؤ کہ آخر اسماعیل دہلوی نے جتنے جرم کئے کیا انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ کیا اللہ و رسول کی مقدس بارگاہوں کے گستاخ کو تم اپنے دل میں جگہ دے سکتے ہو؟ اور یہ بھی فیصلہ کرنا کہ آخر اصل میں فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے والا کون ہے، اسماعیل دہلوی جس نے لوگوں میں تفرقہ بازی کے لیے تقویۃ الایمان لکھی، یا علامہ فضلِ حق خیرابادی جیسا مردِ مجاہد جس نے ملّت اسلامیہ کے عقیدے کا دفاع کیا - فیصلہ آپ کے ضمیر کے ہاتھ -

ہندوستان میں اسماعیل دہلوی کے طریقے پر چلتے ہوئے، ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالنے والے چار مجرم آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور یہ جو چار مجرم ہیں ان کا تعلق بالواسطہ یا بلا واسطہ کہیں نہ کہیں دار العلوم دیوبند سے ہے، یہی وجہ ہے کہ جو فرقہ ان لوگوں نے قائم کیا اسے "**دیوبندیت**" کے نام سے جانا گیا، یہ چار مندرجہ ذیل ہیں :

5) قاسم نانوتھوی

6) رشید احمد گنگوہی

7) خلیل احمد انبیٹھوی

8) اشرف علی تھانوی

ان لوگوں کے گستاخانہ عقائد آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں :

• اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے کہ" **پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے**

مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ)مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ مطلب یہ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگل ،جانوروں اور بچوں سے تشبیہ دی۔ (حفظ الایمان ص 8 کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

• قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہے کہ " **اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔** مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضورصلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین ماننے سے انکار کیا اور یہ مانا کہ آپ کے بعد بھی کوئی نیا نبی آ سکتا ہے۔(تحذیر النّاس ،صفحہ نمبر 34 دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

• مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ **"شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کاحصّہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"** ۔ مطلب یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان وملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی ۔(براہین قاطعہ صفحہ نمبر 51 مطبوعہ بلال ڈھور ،مصنف :مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدّقہ ،مولوی رشیداحمد گنگوہی)

ان چاروں کا جرم آپ کے سامنے ہے، پہلے شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں، جانوروں اور بچوں جیسا کہا معاذ اللہ! دوسرے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن بتایا، تیسرے نے شیطان کے علم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا اور چوتھے نے اس بات کی تصدیق کی - اس سے پہلے کہ آپ اپنے ضمیر کا فیصلہ سنائیں یہ بھی جان لیں، کہ ان چاروں کا معاملہ علمائے حرمین شریفین پر پیش کیا گیا اور 32 علماء جن میں 20 مکی اور 12 مدنی ہیں سب نے متفقہ طور پر یہ حکم صادر فرمایا کہ اپنی ان کفریہ عبارتوں کی وجہ سے یہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے اور تو اور یہاں تک فرما دیا کہ **"من شك في كفره و عذابه فقد كفر"** یعنی "جو ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے" مکمل حکم کو **"حسام الحرمين على منحر الكفر و المين"** میں پڑھیں -

اے میرے پیارے مسلمان بھائیوں! عبارتیں مع حوالے کے تمہارے سامنے موجود ہیں، چاہو تو تصدیق کر لو، اور جب یہ بات ثابت ہو چکی اور بے شک ہو چکی تو بھلا اپنے ضمیر سے پوچھو تو صحیح کہ اصل مجرم کون ہے؟ کون ہے جو مسلمانوں میں تفریق کر رہا ہے؟ بھائی کو بھائی سے لڑا رہا ہے؟ سیدھے سادے مسلمانوں کو کافر و مشرک و نہ جانے کیا کیا کہہ رہا ہے - ہر طرح کے جانبدارانہ جذبات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دل سے پوچھو، وہ دل جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمع روشن ہے جو خوفِ الٰہی سے لرزتا ہے، پوچھو اس دل سے، اور اگر میری باتیں جھوٹی پاؤ تو انہیں دیوار پر مار دینا، مگر اگر انہیں سچا پاؤ تو بھلا بولو تو سہی آخر اصل مجرم کون ہے؟ جو گستاخانہ عقائد کو فروغ دے رہا ہے یا جو گستاخوں کی نشاندہی کرکے اُمت کو بچا رہا ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے -

اب جو شخص آپ کی عدالت میں آنے جا رہا ہے وہ نہ صرف امت میں تفریق کرنا چاہتا تھا بلکہ خود نبی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا معاذ اللہ!

9) غلام احمد قادیانی : یقیناً قادیانی کی تحریریں بہت ہی دل آزار اور مسلمانوں کو تکلیف دینے والی ہیں، لیکن حق آپ کے سامنے رکھنے کے لیے مجھے انہیں نقل کرنا ہی پڑا، کسی طرح انہیں پڑھ لیں :

• مرزا لکھتا ہے "**میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا**"۔(بحوالہ کتاب البریہ ص 78, 79 ، آئینہ کمالات اسلام ص 565, 564)

• مرزا لکھتا ہے کہ **خدا نے مجھ سے کہا۔(اے مرزا)ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گو یا آسمان سے خدا اُترے گا**۔(بحوالہ :حقیقۃ الوحی ص 95)

• مرزا لکھتا ہے کہ **خدانے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے)اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھا یا گیا** ۔(بحوالہ :حقیقۃ الوحی ص89)

• مرزا لکھتا ہے کہ **میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مرگئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہر گز نہیں مریگا**۔(ازالہ اوہام ص1/2)

• مرزا لکھتا ہے کہ **جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے**۔(بحوالہ :حقیقۃ الوحی ص 163)

میں جانتا ہوں یہ سب پڑھ کر آپ کو نہایت تکلیف ہوئی ہو گی، مگر آپ اسی بات سے اندازہ لگا لیں کہ قادیانی فتنہ اُمت کے لیے کتنا خطرناک ہے اور کیسے یہ لوگوں کا ایمان تباہ کرنے میں سرگرم عمل ہے -

اللہ ہماری حفاظت فرمائے - یہاں بھی فیصلہ آپ کے ضمیر کو ہی کرنا ہے کہ آخر فرقہ واریت کا علم بلند کرنے والا کون ہے، مرزا جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا یا وہ علما جنہوں نے اس کا رد کرکے امت مسلمہ کے عقائد کی حفاظت کی ہے - علمائے حرمین نے متفقہ طور پر یہ کہا ہے کہ **مرزا کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہو جائے گا**، اب آپ کے ایمان کی حفاظت آپ کے ہاتھ ہے -

اب ایک ایسی سیاسی جماعت جو ہندوستان میں سرگرم عمل ہے یعنی جماعتِ اسلامی، اس کا بانی اور امت کو عصمتِ انبیاء کے عقیدے سے ہٹانے کی کوشش کرنے والا، ریفارمزم کے نام پر غلط عقائد کا فروغ کرنے والا شخص عدالت میں حاضر ہے:

10) ابو الاعلیٰ مودودی : مودودی صاحب کی کہانی صرف اتنی سی ہے کہ وہ مستشرقین سے اتنے مرعوب تھے کہ اسلام کو ریفارمزم کے نام پر تبدیل کرنے چلے اور ایسی گمراہیت کے گھڑے میں گرے جس کی نظیر ڈھونڈے نہیں ملتی ملاحظہ فرمائیں ان کے افکار و نظریات :

• **نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا**۔(بحوالہ :رسائل و مسائل ص 31)

• **23 سالہ زمانہ اعلانِ نبوت میں نبی ﷺ سے اپنے فرائض میں خامیاں اور کوتائیاں سرز د ہوئیں**۔(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

• **اصولِ فقہ ،احکام فقہ ، اسلامی معاشیات ،اسلام کے اصول عمران اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کیلئے کار آمد نہیں ہیں** ۔(بحوالہ : تفہیمات ص 213)

• شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سدّباب کہ اسے کس طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے۔ انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے۔ تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔(ترجمان القرآن جون ۱۹۴٦ء ص 57)

• مکّہ میں نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے منکرات (برائیوں) کا ارتکاب ہوتا تھا۔ مگر آپ ﷺ ان کو مٹانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اسلئے خاموش رہتے تھے۔(ترجمان القرآن 65ء ص 10)

اگر آپ غیر جانبداری سے دیکھیں تو مودودی صاحب کے ملی کارنامے یا جماعتِ اسلامی کی سیاسی شعور بیدار کرنے کی کوششیں اس بات پر ہرگز پردہ نہیں ڈال سکتیں کہ مودودی نے اپنے لٹریچر میں ذاتِ پاک رسول و انبیا کی ذواتِ مقدسہ کو بھی ہدفِ تنقید بنایا ہے اور سخت ترین گستاخیوں کا ارتکاب کیا ہے - میرے عزیزوں، فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، میری گہار آپ کے ضمیر سے ہے! کیا اس طرح کے نئے نئے عقائد ایجاد کرکے مودودی نے اُمت میں تفرقہ ڈالنے کا کام نہیں کیا ہے؟ ریفارمزم کے نام پر کیا یہ ممکن ہے کہ پاک شریعت میں کسی کو بھی تحریف کا حق دے دیا جائے؟ فیصلہ آپ کے ذمہ -

بریلویت کے نام پر فریب!

میرے پیارے مسلمان بھائی! دھوکہ نہ کھانا، آج غلط عقائد والے لوگوں پر ذرا بھی تنقید کی جائے اور تنقید کرنے والا اگر اولیا کرام سے محبت کرنے والا ہو، تو فوراً اسے یہ بریلوی کا ٹائٹل دے کر مسترد کر دیتے ہیں، اور عوام کو تاثر یہ دیتے ہیں کہ گویا بریلوی ایک نیا فرقہ ہے جس کے ماننے والے قبروں کو پوجتے ہیں اور مشرک ہیں، معاذ اللہ! ستم یہ ہے کہ بریلویت کا بانی یہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی کو قرار دیتے ہیں، میں بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، اگر وہ ایک حوالہ بھی دکھا

سکیں جہاں امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے دین و ملت کو بریلویت کے نام سے پکارا ہو؟ یا کہا ہو کہ بریلوی مسلک کی پیروی کرو؟ ہرگز وہ ایسی عبارت نہ دکھا سکیں گے بلکہ خود امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان کی زبانی سنیں کہ ان کا مسلک کیا ہے :

· **"صراط مستقیم مسلک اہل سنت و جماعت ہے"** (فتاویٰ رضویہ کتاب الشتی ص 552-555)

· **اللہ تعالٰی نے یہ دین پر استقلال اور کلمہ طیبہ کا ادب وجلال بمنہ وکرمہ ہم اہلسنت ہی کوعطافرمایاہے** (فتاویٰ رضویہ کتاب الصلاۃ 689-692)

· **پیر مسلک صحیح رکھتا ہو دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں** (فتاویٰ رضویہ کتاب الحظر 566-570)

· **اللہ عزوجل انجمن کو مبارک ترکرے اور اہل سنت کو اس سے نفع عظیم پہنچائے۔ کئی سال سے بحمدہ تعالٰی فقیر اسے خالص انجمن اہل سنت و جماعت سمجھتا ہے۔** (فتاویٰ رضویہ کتاب الشتی 607-611)

یہ جتنی بھی عبارتیں ہیں سب اسی امام کے فتاویٰ سے لی گئی ہیں جسے بانئ بریلویت کہا جا رہا ہے، کیا حیرت و استعجاب کا مقام ہے! بفرض محال اگر یہ مان بھی لیں کہ مذکورہ شخصیت کا مقصد ایک نیا فرقہ بنانا تھا تو بھلا کہیں تو اس کا نام لیتے! مگر نہیں حریف کہیں نہیں دکھا سکتے کہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان نے اپنے دین و مذہب کو بریلویت سے تعبیر کیا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا مقصد معاذ اللہ کوئی فرقہ بنانا یا فرقہ واریت کا فروغ نہیں بلکہ محض اہل سنت و جماعت کی خدمت اور اسی مسلکِ حق کا فروغ تھا - اسی لیے مذکورہ بالا تمام عبارات میں امام نے اہل سنت ہی کا ذکر کیا ہے-

اور ہم ان لوگوں کو پھر چیلینج کرتے ہیں کہ اگر تمہیں بریلوی لفظ سے کوئی دقت ہے تو چلو، پنجاب کے حضرتِ غلام دستگیر قصوری کی بات مان لو، یا رامپور کے علامہ عبد السمیع رامپوری کی بات مان لو، چلو ہندوستان سے باہر نکل آئیں، حضرت احمد بن زینی دحلان مکّی کی بات مان لو، انہیں تو تم بریلی کا نہیں کہہ سکتے، مگر ہائے افسوس کے پریشانی ان کی بریلی یا بریلی کا کوئی عالم نہیں بلکہ ساری دقت تو ان عقائد حقہ سے ہے جس کی نشر و اشاعت بریلی 100 سال سے بھی زائد عرصے سے کرتی آئی ہے-

اور اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی میں یہ کہنا چاہوں گا، ہمارا اختلاف اگر کسی سے ہے تو وہ زمینی نہیں ہے، اگر کوئی دار العلوم دیوبند کے سامنے بھی رہتا ہو مگر عقیدہ اس کا سنی ہے، بالکل صحیح العقیدۃ ہے تو وہ ہماری سر آنکھوں پر، اور کوئی درگاہ اعلیٰ حضرت کے سامنے رہتا ہو مگر عقیدہ اس کا غلط ہو تو وہ ہمارے جوتے کی نوک پر، اسی طرح نجد میں ہی شیخِ نجدی محمد بن عبد الوھاب پیدا ہوا جس سے ہم بیزار ہیں اور نجد میں ہی حضرت سلیمان بن عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالی پیدا ہوئے جو ہمارے سروں کے تاج ہیں - اور یہ بات میں الحمد للہ! ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کہ دمشق میں رہنے والا وہ شخص جسے بریلی کا نام تک نہ پتا ہو لیکن عقائد اس بالکل صحیح ہوں تو ایمان پر خاتمہ ہونے کی شرط پر ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ جنتی ہے - ہماری توحید اسلامی توحید ہے ہمارا دین اسلام ہے اور ہماری دعوت اسلامی عقائد کی دعوت ہے-

قارئین سے ایک مؤدبانہ گزارش:

اے میرے عزیزوں! قوم کو فرقوں میں تقسیم کرنے والوں کی تصویریں تمہارے سامنے ہیں - ان میں سے ہر ایک کو ٹھیک ٹھیک پہچان لو - یاد رکھو کہ میرا ان لوگوں سے کوئی ذاتی تعلق ہی نہیں ہے جو میں

ذاتی بغض یا حسد میں انہیں بُرا بھلا کہوں، بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو میں نے زندگی میں نہیں دیکھا - ان سے جو کچھ بھی رویہ اختیار کیا گیا ہے صرف دین کی رو سے ہے - قارئین کرام یہ دیکھ رہے ہیں کہ کیسے وقت کے ساتھ ساتھ اُمت میں فرقے بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکلتا نظر آ رہا ہے - پھر اب ہم سب پر کیا واجب ہے؟ اس کی بھی رہنمائی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی،

يَكونُ في آخِرِ الزَّمانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الأحادِيثِ بما لَمْ تَسْمَعُوا أنتُمْ، ولا آباؤُكُمْ، فإيَّاكُمْ وإيَّاهُمْ، لا يُضِلُّونَكُمْ، ولا يَفْتِنُونَكُمْ. رواه مسلم

ترجمہ : "آخری زمانے میں ایسے دجال اور جھوٹے لوگ آئیں گے جو تمہارے پاس وہ باتیں لے کر آئیں گے جو نہ تم نے نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہو گی، تو ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں" (امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا)

صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! آپ نے یقیناً سچ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ باتیں جو کبھی ہم نے نہ ہمارے باپ دادا نے سنی وہ اس دور میں لوگ کر رہے ہیں، اپنے قارئین سے میں گزارش کروں گا کہ ایک بار پھر سے جتنے لوگوں کا ذکر ہم نے حوالوں کے ساتھ کیا ہے ان کی باتیں پڑھیں اور خود سے سوال کریں کیا یہ کبھی انہوں نے یا ان کے باپ دادا نے سنیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں ہمارے آقا و مولیٰ نے پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا کہ ایسے لوگ آئیں گے، ااور اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ کیسا رویہ کرنا ہے وہ بھی بتا

دیا - دوستوں ہمیں اس سے غرض نہیں کہ کون سہارنپور میں پیدا ہوا اور کون قادیان میں، کس نے تھانہ بھون میں پرورش پائی اور کس نے گنگوہ میں، کون نانوتہ کی گلیوں میں گھوما اور کس نے نجد کے راستے ناپے، کون اجمیر شریف میں رہتا ہے، کون بریلی شریف میں... ہمارا معیار جو ہمیں بزرگوں نے دیا ہے وہ ہے قرآن و سنت، بزرگوں کا طریقہ، اب اگر کوئی قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح العقدیۃ ہے تو وہ ہمارا ہے اور جو قرآن و سنت سے الگ راہ چلے وہ ہمارا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

اس تمام گفتگو کے بعد بھی اگر کسی کی نگاہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عبد اللہ بن صبا سے بے تعلقی کا اظہار کرنا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا معتزلہ کا رد کرنا، حضرت سلیمان بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کا شیخِ نجدی کے خلاف کتابیں لکھنا، علامہ فضلِ حق خیر ابادی کا اسماعیل دہلوی کا رد کرنا، علمائے حرمین کا اکابرینِ دیوبند کے خلاف فتویٰ جاری کرنا، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ و الرضوان کا ساری زندگی بد عقیدہ لوگوں سے نبرد آزما رہنا، تمام عالمِ اسلام کا قادیانی کے خلاف احتجاج، ملت کا درد رکھنے والوں کا مودودی سے بیزاری کا اظہار کرنا یہ سب کچھ فرقہ واریت کو فروغ دینا یا اُمت میں تفریق کرنا ہے تو پھر بلا شبہ مجھے بھی ان سب کے ساتھ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا قصوروار ٹھہرایا جائے اور اگر ایسا نہیں ہے اور بے شک نہیں ہے تو میرے قارئین کو اب حق بجانب ہو کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ امت میں تفریق کرنے والے لوگ کون ہیں اور ان کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرنا ہو گا جو مندرجہ بالا حدیث میں ارشاد ہوا ہے - ہم تو صوفیائے کرام کے ماننے والے لوگ ہیں، اور ہمارے لئے دنیا کی مصلحت کچھ معنی نہیں رکھتی ہم تو قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دینے والے ہیں اور ان شاء اللہ صبح قیامت تک رہیں گے -

اسی پر اپنی گفتگو ختم کرنا چاہوں گا۔ اللہ ہم سب کو حق بات جان کر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین یا مجیب الدعوات بجاہ النبی الامین من ھو دافع البلاء و الآفات علیہ افضل السلام و اکمل الصلوات

20 شوال المکرم 1441ھ بمطابق 13 جون 2020

سگ بارگاہ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ

فردین احمد خان رضوی

ساکن پیلی بھیت شریف،

یو۔پی۔انڈیا

النجم اسلامک میڈیا